

تماشا دینکے بعد اس لا دینی حکومت میں جس نے مسلمانوں کے غنون سے یہ ہوئی کھیلی ہو، وزارت کی گردی پر برا جہاں نہ ہے ہوں ”

اگر مولانا آزاد کے یہ تصور صحیح مان بھی لئے جائیں۔ تو پھر بھی ”تذکرہ“ ان کے رسم زمانے کی تفییف ہے، جب وہ ان تصوروں کے مرتکب نہ ہوئے تھے، اور ان کی زندگی بالکل دوسری نہیں، غرض کتاب کافی پڑا معلومات ہے، اور اس قابل ہے کہ کوئی لا سبیری اس سے غالی نہ رہے۔

( ۳ - س )

### مسکنِ مکان سعی میں

مصنفہ نصیر احمد جامی۔ ناشر سنگ میل پبلی کیشنز۔ شاہ عالم گیر  
لاہور، صنامت ۲۰۰۷ صفحات، مجلد، قیمت ۵ روپے

بکریہ روڈ میں واقع مشہور جزیرہ سسلی (عقلیہ) میں مسلمانوں کی کوئی ڈبائی سو بر سو تک حکومت رہی، اور اس عرصہ میں اس جزیرے میں علوم و فنون اور تہذیب و تمدن نے اتنی ترقی کی، کہ وہ اثرات جو اسلامی دنیا سے یورپ میں پہنچے، اور دنیا نشاۃ ثانیہ کو برداشت کار لانے کا ایک اہم سبب بنتے، وہ اسلامی اپیں کے بعد اسی اسلامی صقلیہ سے گئے تھے۔

اسلامی صقلیہ نے یورپ کے ادب پر جواہر ڈالا، مشہور شاعری اہل فلم کر دلی رینالڈی کے حولے سے اس کے بارے میں لکھتے ہیں، ”عربوں نے تنہا سسلی اور اطابیہ ہی کی شاعری کو مدد نہیں پہنچایا، بلکہ ہمارے فصوص اور انسانوں کی شکل و صورت اور اس کے مواد میں بھی مدد دی۔“ اس بیان سے اپیں کے نامور مستشرق آئین کی اس رائے کی تائید ہوتی ہے۔ کہ اطابی شاعر دانتے نے اپنے قصہ ”دیوانِ کامڈی“ کا حاوی المعری کے رسائل ”الفنصری“ سے اخذ کیا ہے۔ ”سسلی کی تہذیب و تمدن اور علوم و فنون سے یورپ جس طرح متاثر ہوا، اس کا ذکر اکثر مفسفوں نے کیا ہے، رابرٹ برنالٹ لکھتا ہے۔

”بارہویں صدی کے وسط تک یہ جزیرہ اسلامی تہذیب و تمدن کا گھوارہ تھا۔ مسلمانوں کے عہد حکومت کے بعد جہاں عیسائی حکمران ایک عرصے تک اسلامی طور و طریق اختریار کئے رہے، برے ہوئے معزز زاد بنا اختیار ہے، دل پر مسلمانوں کو منعین کیا۔ صقلیہ کا طرز حکومت تمام یورپ کے لئے ایک نمونہ تھا۔ ناز من چونکہ بیک وقت صقلیہ اور انگلستان پر حکمران تھے، اور ان کا آپس میں میں جوں بھی رہتا تھا، اس لئے تمدن اسلامی کے بہت سے اثرات براہ راست صقلیہ سے جائز بر طائفہ تک پہنچے۔“

اس بارے میں موسیو لیبیاں لکھتا ہے:- "عربوں کا اثر مغرب کی زندگی پر بھی اتنا ہی ہوا بتنا مشرق میں ہوا اور انہیں کی بد دلت یورپ نے تمدن حاصل کیا۔۔۔۔۔ مہماں کہ ہمارا کہا جاتا ہے یورپ میں عربوں کے علوم بنگ علیینی کے ذریعہ نہیں پھیلے، بلکہ انہیں اور جزیرہ صقلیہ اور الایمیہ کے ذریعہ سے۔۔۔۔۔ موسیو لیبیاں لکھتے ہیں کہ اگر عربوں کا تامن تاریخ میں سے نکال دیا جاتا تو یورپ کی علمی نشانہ ٹانی کی صدی تک پیچھے ہٹ جاتی۔"

مشہور کتاب "مرک کہ سائنس و مذہب" کے صحفت ڈر سپرنے لکھاتے:-

".....البتہ اس امر کا تذکرہ کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جنوبی ایلی اور سسلی میں ان کے وجود ہونے کی وجہ سے یورپ کی عقلی و دماغی ترقی کو ایک بہت بڑی تحریک پہنچی"

مشہور عرب جغرافیہ دال اوریی (وفاقات ۵۶۰ھ) نے سسلی ہی میں جغرافیہ پرانی مشہور کتاب مرتب کی تھی جس کے متعلق ہمچوں زیدان لکھتے ہیں:- "اوریی کا جغرافیہ اہل یورپ کے لئے کئی صدیوں تک خصوصاً مالک مشرق کے جغرافیٰ حالات کے لئے مدار بنا رہا۔ ان لوگوں نے اس کے لئے اپنی زبانوں میں ترجیح کئے۔۔۔۔"

یہ تھا اسلامی صقلیہ، اور یوں اس نے یورپ کو تہذیب و تمدن اور علوم فنون سے نوازا، لیکن آخر ہیں بقول اسکا شیوه ہوا۔

"دینا بھر کی کسی قوم کے آثار ایسے کامل طور پر اور ایسے باقاعدہ طریقے سے کہیں نہیں ٹائے گئے پہنچنے کے آثار برہاد کے گئے؟"

کتاب بڑی دلچسپ ہے، لیکن اس کا آخری حصہ جن میں معاشرت اور علوم و فنون کا ذکر ہے اور جو ۱۳۵ صفحے میں شروع ہوتا ہے، اسے اور طویل ہونا پاہیزے تھا، اور شروع کے ۱۳۵ صفحے جن میں محض سیاسی اکھاڑ پچاڑ کا ذکر ہے، جس سے ایک عام قاری کو زیادہ دلچسپی نہیں ہو سکتی۔ کہہ مفردات سے زیادہ ہیں، اور یہ بیان پنڈاں دلچسپ بھی نہیں۔

کتاب بڑے سلیف سے چھاپی گئی ہے، اور عامہ مطالعہ کرنے والے بڑی مفید ہے۔

(م۔ س)